القران تدبر و عمل

28 مئی 2018

سورة نوح

عبادت اور اللہ کا خوف گناہوں کی معافی کا ذریعہ بنتا ہے.

﴿یَغۡفِرۡ لَکُمۡ مِّنۡ ذُنُوۡبِکُمۡ وَ یُؤَخِّرۡکُمۡ اِلٰۤی اَجَلٍ مُّسَمًّی ؕ اِنَّ اَجَلَ اللّٰہِ اِذَا جَآءَ لَا یُؤَخَّرُ ۘ لَوۡ کُنۡتُمۡ تَعۡلَمُوۡنَ ﴿۴﴾

مِّنۡ اس کے دو معنی کیے گئے ہیں.

▪من تبعیض کا ہے یعنی تمہارے بعض گناہ بخش دے گا۔

حقوق اللہ سے متعلق بعض گناہ معاف کردے گا۔ لیکن جو گناہ حقوق العباد سے متعلق ہیں وہ اس وقت تک معاف نہیں ہوں گے جب تک بندے نہ معاف کر دیں.

▪ بیانیہ ہے یعنی سارے گناہ معاف کردے گا۔ نیک کام کرنے سے گناہوں سے معافی ملتی رہے گی۔

زبان کے گناہ انسان کو جہنم میں لے جانے کے لیے کافی ہیں .

یُؤَخِّرۡکُمۡ اِلٰۤی اَجَلٍ مُّسَمًّی

دنیا میں کوئی بھی چیز لامحدود نہیں ہے جیسے علم حاصل کرنے کی بھی ایک مدت ہوتی ہے.

جمعہ کی گھڑی, جوانی کی عمر, صدقہ کرنے کی مہلت ہر چیز ایک محدود وقت تک کے لیے ہے.

ہم اپنی زندگی میں صحت, جوانی,

وقت اور دیگر نعمتوں کی قدر نہیں کرتے.

▪اگر اللہ کی عبادت کی تو وہ ایک خاص معینہ مدت تک کے لیے مہلت دے گا کہ جو کرنا چاہتے ہو کرلو اور عذاب تم سے موخر کر دے گا.

▪ایمان لانے کی صورت میں موت کی مدت کو موخر کرکے مزید مہلت دے گا.

جیسے صلہ رحمی عمر میں برکت کا باعث ہے.

▪تاخیر کا مطلب ہے کہ ایمان سے عمر میں برکت ہوگی.

ایمان اور نیکی والی زندگی بابرکت زندگی ہوتی ہے.

▫والدین کے ساتھ حسن سلوک کے ذریعے اللہ تعالی بہت سی مصیبتوں سے بچالیتے ہیں.

▫اللہ تعالی کے ہاتھ میں ہے جس چیز کو چاہے باقی رکھے اور جس چیز کو چاہے مٹادے.

✨دعا تقدیر کو تبدیل کر دیتی ہے. (مفہوم حدیث)

اللہ سبحانہ و تعالی نیکیوں کی وجہ سے گناہوں کی زندگی سے نکال کر اور معافی مانگنے سے بخشش بھی فرمادیتا ہے.

اِذَا جَآءَ لَا يُؤَخَّرُ اس کے تین معنی کیے گئے ہیں.

▪قبروں سے اٹھائےجانے کا وقت موخر نہیں ہوگا.

▪موت کا مقرر وقت موخر نہیں کیا جائے گا.

▪عذاب کا مقرر وقت موخر نہیں کیا جائے گا.

اگر تم اہل علم میں سے ہو تب ہی اس سے فائدہ اٹھا سکو گے.

اس آیت میں بخشش کا راز ہے.

گناہوں کی معافی کی شرط : گناہ کو چھوڑو.

▫نوح علیہ السلام کو اپنی قوم کے مقابلے میں لمبی عمر دی گئی. آپ نے دن رات اپنی قوم کو ایمان کی دعوت دی.

⬥فَلَمۡ یَزِدۡهُمۡ دُعَآءِیۡۤ اِلَّا فِرَارًا ﴿۶﴾

دعوت الی اللہ دنیا کا عظیم کام ہے.

رسول پر دعوت کا کام فرض ہوتا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی اس کی مثال ہے.

نبی پچھلے رسول کی شریعت لے کر چلتا ہے امر بالمعروف و نہی عن المنکر , عبادت کا کام کرتاہے.

جس نے کسی کو ہدایت کی دعوت دی تو اس کو اس ہدایت پر عمل کرنے والے کا بھی ثواب ملے گا.

✨حضرت علی رضی اللہ عنہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما یا:اگراللہ تمہارے ذریعے ایک شخص کو بھی ہدایت دے تو وہ تمہارے لیے سو سرخ اونٹوں سے بہتر ہے.(مفہوم حدیث)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے شخص کو دعا دی جو آپ سے کوئی بات سنے اور اس کو آگے پہنچائے.

⬥وَ اِنِّیۡ کُلَّمَا دَعَوۡتُهُمۡ لِتَغۡفِرَ لَهُمۡ جَعَلُوۡۤا اَصَابِعَهُمۡ فِیۡۤ اٰذَانِهِمۡ وَ اسۡتَغۡشَوۡا ثِیَابَهُمۡ وَ اَصَرُّوۡا وَ اسۡتَكۡبَرُوا اسۡتِكۡبَارًا﴿۷﴾

دَعَوۡتُهُمۡ ایمان یا استغفار کی دعوت

▪ایمان لانے کا فائدہ پچھلے سارے گناہ اس سے معاف ہوجاتے ہیں۔

ہجرت اور حج بھی پچھلے گناہ کو معاف کرنے کا ذریعہ ہے.

ثِیَابَهُمۡ ثوب اس کپڑے کو کہتے ہیں جس سے لباس تیار کیا جاتا ہے. یعنی چادریں اوڑھ لیں , اوپر سے ڈھانپ لیا, اجنبی بن گئے.

اَصَرُّوۡا جان بوجھ کر گناہ کرتے چلے جانا اصرار ہوتا ہے. ان لوگوں نے کفر اور اللہ کی نافرمانی پر اصرار کیا.

اپنے گناہوں کی بخشش نہ مانگنا بھی اصرار ہے.

✨ہلاکت ہے ان لوگوں کے لیے جو صرف باتیں سنتے ہی ہیں, ہلاکت ہے ان لوگوں کے لیے جو اپنے گناہوں پر جانتے بوجھتے اصرار کرتے اور ڈٹے رہتے ہیں.(مفہوم حدیث)

اسۡتَكۡبَرُوا تکبر کرنا

اسۡتِكۡبَارًا فعل کے بعد مصدر تاکید کے لیے آتا ہے.

خود کو بڑی چیز سمجھتے, اپنی برائیوں اور غلط کام کو درست سمجھتے.

💫ابن القیم رحمہ اللہ کا فرمان ہے:

کفر کے چار رکن ہیں .تکبر, حسد, غضب اور شہوت.

▫️تکبر اہل جہنم کی نمایاں علامت ہے.

✨جس کے دل میں رائی کے دانے برابر بھی تکبر ہوگا اللہ اسے چہرے کے بل جہنم میں اوندھا کرکے ڈال دے گا.(مفہوم حدیث)

سب سے بڑا تکبر اللہ کی عظمت کو تسلیم نہ کرنا اور ایمان نہ لانا.

🔹ثُمَّ اِنِّیۡۤ اَعۡلَنۡتُ لَہُمۡ وَ اَسۡرَرۡتُ لَہُمۡ اِسۡرَارًا ﴿۹﴾

اَعۡلَنۡتُ اعلانیہ اس طرح کوئی کام کرنا کہ دوسرے کو اس کا علم ہوجائے

🔹فَقُلۡتُ اسۡتَغۡفِرُوۡا رَبَّکُمۡ ؕ اِنَّہٗ کَانَ غَفَّارًا ﴿ۙ۱۰﴾

لوگوں کو ایمان کے علاوہ توبہ کی بھی دعوت دینی چاہیے.

اسۡتَغۡفِرُوۡا غفر کا مطلب ہے ڈھانپ دینا, تمہارے عیببوں اور کوتاہیوں کو چھپا دیگا.

روزانہ اللہ تعالی رات کے آخری تہائی حصہ میں بخشش طلب کرنے والوں کی پکار سنتے ہیں.

▫️بخشش طلب کرنا بہت بڑی نیکی ہے بہت سی رکاوٹیں اس کی وجہ سے دور ہوجاتی ہیں۔

▫️توبہ کرنے میں جلدی کرنی چاہیے.

▫️ہر روز استغفار کرنے کی ضرورت ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن میں 70 -100 بار تک استغفار کرتے تھے.

استغفار کے فوائد

یُّرۡسِلِ السَّمَآءَ عَلَیۡکُمۡ مِّدۡرَارًاۙ۝وَّ یُمۡدِدۡکُمۡ بِاَمۡوَالٍ وَّ بَنِیۡنَ وَ یَجۡعَلۡ لَّکُمۡ جَنّٰتٍ وَّ یَجۡعَلۡ لَّکُمۡ اَنۡہٰرًا ﴿ؕ۱۲﴾

آسمان سے بارش اور علم وحی کا نزول ہوتا ہے.

بارش کا پانی انسان, چرند پرند, پودوں کی بقاء کا ذریعہ ہے, اس سے نہ صرف پانی کی فراوانی ہوتی ہے بلکہ موسم بھی خوشگوار ہوتا ہے.

وقتی بارش کے ساتھ نہروں کی صورت میں پانی کا مستقل انتظام بھی نصیب ہوگا.

مال اور بیٹوں میں برکت ہوگی.

▪قرآن کی مجالس کو بھی جنت کے باغات سے تعبیر کیا گیا ہے.

▪اللہ کی طرف لے جانے والے علم کا کوئی نعم البدل نہیں ہے.

▪قرآن سے مخلصانہ محبت ہوگی تو ہی قبر میں قرآن کا ساتھ نصیب ہوگا اور وہ حشر میں ہمارا سفارشی بنے گا.

▪جس کے پاس سب کچھ ہے مگر دین کے علم کی برکت نہیں گویا وہ مردہ ہے.

▪قرآن اور دین کی مجالس میں دل کا نہ لگنا کثرت گناہ کی علامت ہے اور اس کا علاج استغفار ہے.

▪ استغفار سے اللہ کی رحمت, روحانی, جسمانی اور ایمانی طاقت ملتی ہے.

▪دنیا میں عذاب سے بچانے کا ذریعہ ہے. امن وسکون ,جنت میں داخلے اور جہنم سے بچاؤ کا نسخہ ہے.

⬘مَا لَکُمۡ لَا تَرۡجُوۡنَ لِلّٰہِ وَقَارًا ﴿ۚ۱۳﴾

اس کے درج ذیل معنی بیان کیے گئے ہیں

▪تم اللہ کی عظمت کو نہیں پہچانتے.

▪تم اللہ کے عذاب سے نہیں ڈرتےاور اس کے ثواب کی امید نہیں رکھتے.

▪تم اللہ کے حق کو نہیں پہچانتے اور اس کی نعمتوں کا شکر ادا نہیں کرتے.

▪تم اللہ کی اطاعت نہیں بجا لاتے.

▪تم اللہ کی وحدانیت پر ثابت قدم نہیں رہتے.

⬘وَ قَدۡ خَلَقَکُمۡ اَطۡوَارًا ﴿۱۴}

اس آیت میں تخلیق کے مراحل بتائے گئے ہیں.نطفہ, جمع ہوا خون, بوٹی, ہڈی کی شکل میں, پھر ہڈیوں پر گوشت چڑھاکر ایک نئی تخلیق میں اٹھا کھڑا کیا.

▪انسان کو قدوقامت, عمل, مالداری میں مختلف حالات میں پیدا کیاگیا.

اخلاقی حالتیں بھی مختلف ہوتی ہیں.

انسان اپنی تخلیق, ارادے, ایمان کے اعتبار سے ایک حالت میں نہیں رہتا.

◆اَلَمۡ تَرَوۡا كَيۡفَ خَلَقَ اللّٰهُ سَبۡعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا ﴿۱۵﴾

دو معنی بیان کیے گئے ہیں

▪7 زمینوں کے اوپر 7 آسمان بنائے.

▪اوپر تلے 7 آسمان بنائے.

یہ بھی اللہ کی قدرت کی بہت بڑی نشانی ہے.

◆وَّ جَعَلَ الۡقَمَرَ فِيۡهِنَّ نُوۡرًا وَّ جَعَلَ الشَّمۡسَ سِرَاجًا ﴿۱۶﴾

سِرَاجًا حسن, زینت و جمال. چراغ

◆وَ اللّٰهُ اَنۡۢبَتَكُمۡ مِّنَ الۡاَرۡضِ نَبَاتًا ﴿۱۷﴾

زمین سے انسان کے نکلنے کی بات کی یعنی آدم علیہ السلام کی تخلیق دنیا کی مٹی سے ہوئی,یا انسان کو گارے سے پیدا کیا, ماں کے پیٹ میں بچہ چھوٹا ہوتا ہے اور دنیا میں آکر بڑا ہوتا ہے, یا لوگوں کو اور جو کچھ زمین میں ہے سب کو غذا زمین ہی فراہم کرتی ہے.

◆ثُمَّ يُعِيۡدُكُمۡ فِيۡهَا وَ يُخۡرِجُكُمۡ اِخۡرَاجًا ﴿۱۸﴾

مٹی سے انسان کو پیدا کیا پھر اسی میں دفن کیاگیا اور روزقیامت دوبارہ اسی زمین سے اٹھاکھڑا کیا جائے گا.

◆واللّٰهُ جَعَلَ لَكُمُ الۡاَرۡضَ بِسَاطًا ﴿۱۹﴾

زمین اللہ کی عظیم مخلوق ہے.اس کو انسان کے لیے مسخر کیا, جائے قرار بنایا,مطیع, مضبوط اور ٹھوس بنایا تاکہ اس پر زندگی بسر کی جاسکے.

◆لِّتَسۡلُكُوۡا مِنۡهَا سُبُلًا فِجَاجًا ﴿۲۰﴾

فِجَاجًا دو پہاڑوں کے درمیان کی کشادگی ,کھلا راستہ جو دو پہاڑوں سے نکل کر میدان کو ملاتا ہے فج کہلاتا ہے.

یا مختلف راستوں, نشان زدہ راستوں پر چلو.

﴿قَالَ نُوۡحٌ رَّبِّ اِنَّهُمۡ عَصَوۡنِیۡ وَ اتَّبَعُوۡا مَنۡ لَّمۡ یَزِدۡهُ مَالُهٗ وَ وَلَدُهٗۤ اِلَّا خَسَارًا ﴿ۚ۲۱﴾

ان کے لیڈرز نے مزید بھٹکادیا.

نوح علیہ السلام باپوں کی نسل جانے کے بعد بیٹوں کی نسل سے امید لگالیتے تھے یہاں تک کہ 7 پشتیں گزر گئیں.(ابن عباس)

﴿وَ مَکَرُوۡا مَکۡرًا کُبَّارًا ﴿ۚ۲۲﴾

کُبَّارًا کبر سے مبالغہ کا صیغہ ہے بہت بڑا کبر.

انہوں نے اللہ کے لیے اولاد مقرر کردی.اور ساتھ ہی کہا اپنے الہ کو نہ چھوڑنا.

﴿وَ قَالُوۡا لَا تَذَرُنَّ اٰلِهَتَکُمۡ وَ لَا تَذَرُنَّ وَدًّا وَّ لَا سُوَاعًا ۬ۙ وَّ لَا یَغُوۡثَ وَ یَعُوۡقَ وَ نَسۡرًا ﴿ۚ۲۳﴾

وَدًّا قوم نوح کا بہت نیک آدمی تھا لوگ اس کی نیکی کی وجہ سے اس سے محبت کرتے تھے .یَغُوۡثَ ,یَعُوۡقَ اور نَسۡرًا اس کے بیٹے تھے.سُوَاعًا عورت کا مجسمہ تھا.

عرب بھی انہی بتوں کی پرستش کرتے تھے.

نوح علیہ السلام سے پہلے سب لوگ ایک امت تھے,شرک کا آغاز آپ ہی کے دور سے ہوا.

﴿وَ قَدۡ اَضَلُّوۡا کَثِیۡرًا ۬ۚ وَ لَا تَزِدِ الظّٰلِمِیۡنَ اِلَّا ضَلٰلًا ﴿۲۴﴾

آخرکار نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کے خلاف بددعا کی.

ضَلٰلًا مال اور اولاد کی زیادتی کے فتنے میں ڈال دیا.

﴿مِمَّا خَطِیۡٓـٰٔتِهِمۡ اُغۡرِقُوۡا فَاُدۡخِلُوۡا نَارًا ۬ۙ فَلَمۡ یَجِدُوۡا لَهُمۡ مِّنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ اَنۡصَارًا ﴿۲۵﴾

اس آیت سے عذاب قبر کے برحق ہونے کی دلیل ملتی ہے. قوم نوح پانی میں غرق ہوئے لیکن وہی ان کے لیے آگ بن گئی.

اس قوم میں سے کوئی کافر باقی نہ بچا.

﴿رَبِّ اغۡفِرۡ لِیۡ وَ لِوَالِدَیَّ وَ لِمَنۡ دَخَلَ بَیۡتِیَ مُؤۡمِنًا وَّ لِلۡمُؤۡمِنِیۡنَ وَ الۡمُؤۡمِنٰتِ ؕ وَ لَا تَزِدِ الظّٰلِمِیۡنَ اِلَّا تَبَارًا ﴾{۲۸}

اس آیت سے والدین کے لیے دعا کی اہمیت کا پتہ چلتا ہے.

ہمیں اپنے اور اہل ایمان کی بخشش کے لیے دعا کرنی چاہیے.

حاملین عرش بھی اہل ایمان کی بخشش کے لیے دعائیں کرتے ہیں.

اسٹاف ممبر

اکیڈمک ڈپارٹمنٹ

(کراچی ریجن)